OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

نکاحِ متعہ: فقہی اختلافات کا تاریخی و موازناتی جائزہ

Nikāḥ al-Mutʿah: A Historical and Comparative Review of Juristic Disagreements

Dr. Peree Gul Tareen
Lecturer, Islamic Studies Department, Sardar Bahadur Khan Women's University
Quetta Balochistan.
Email: pareegul563@gmail.com

Dr. Farida
Lecturer, Islamic Studies Department, Sardar Bahadur Khan Women's University
Quetta Balochistan.
Email: Faridakakar5@gmail.com

Received on: 02-04-2025 Accepted on: 04-05-2025

Abstract

Nikah al-Mut'ah, commonly referred to as temporary marriage, has been a subject of scholarly debate among Islamic schools of thought. This paper explores the differing perspectives of Ahl al-Sunnah (Sunni scholars) and Ahl al-Tashayyu' (Shia scholars) regarding the permissibility and impermissibility of Mut'ah. While Ahl al-Tashayyu' uphold its legitimacy based on Qur'anic verses and narrations from the Ahl al-Bayt, Ahl al-Sunnah argue that it was abrogated by later prophetic traditions. The study analyzes primary sources, including Hadith and classical jurisprudential texts, to understand the evidences presented by both sides. It also examines the socio-historical context and implications of the practice in early Islam. This comparative analysis aims to present a balanced view of the theological, legal, and ethical considerations surrounding Nikah al-Mut'ah.

Keywords: Mut'ah Marriage, Temporary Marriage, Sunni Shia Debate, Islamic Jurisprudence, Ahl al-Sunnah, Ahl al-Tashayyu', Hadith, Abrogation, Legitimacy in Islam, Islamic Law.

نکاح متعہ کا مفہوم

نکاح متعہ سے مراد دور جاہلیت میں یہ ہوا کرتا تھا کہ مرد اور عورت کا کسی ایک مدت مقررہ تک ایک خاص مہر پر متفق ہو جاتے، یہ مدت ایک سال یا ایک ماہ یا ایک گھنٹہ کے لیے بھی ہو سکتی ہے، مدت مقررہ پوری ہوتے ہی یہ نکاح خود بخود ختم ہو جاتا تھا طلاق کی ضرورت نہیں پڑتی تھی، یہاں سب سے پہلے نکاح متعہ کے تعریف اس کے بعد اس کے احکام ذکر کرینگے۔

متعہ کا مفہوم و معنیٰ:

متعہ کی لغوی بحث کرتے ہوئے، قاموس الوحید کے مولف علامہ وحید الزمان قاسمی لکھتے ہیں:

"مَتَعَ بِالشيء مَتْعًا ومُتْعَةً کسی چیز سے فائدہ اٹھانا، لیجانا، زَوَاجُ المُتْعَة وقتی طور پر کسی عورت سے لطف اندوزی کا عارضی ازدواجی تعلق مَتَاعُ: لطف استفادہ نفع (۲) ہر قابل استفادہ چیز سامان خانہ فرنیچر وغیرہ (۳) سامان تفریح (۴) سامان تجارت وغیرہ (۵) اسباب زندگی مال وغیرہ (۶) کھانے پینے کی چیزیں (۷) کل پرزے (۸) لہو ولعب (۹) کلی میں تانیث (مادہ پن کا عضو ج: امتعۃ۔ 1 (کیرانوی، ۲۰۰۷، ص: ۱۴۲۵)

جبکہ متعہ کے اصطلاحی مفہوم کے بارے میں تمام فقہاء و محدثین کا اتفاق ہے کہ ایک مخصوص مدت کے لئے مخصوص مال کے عوض مرد کا کسی عورت سے جنسی نفع اٹھانے کو متہ کہا جاتا ہے، قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمہ اللہ علیہ نے تفسیر مظہری میں ایک لمبی تعریف ذکر فرمائی ہے:

" فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ قال جماعة المراد بالاستمتاع عقد المتعة وهى عقد يراد بها ملك البضعة الى مدة معينة بمهر معين بانت المرأة بعد انقضاء تلك المدة بلا طلاق وتستبرئ رحمها وليس بينهما ميراث ولا تسمى المرأة بها زوجة ولا الرجل زوجا۔" 2 (پانی پتی، ۱۴۱۲ھ، ج: ۲، ص: ۷۴)

"ترجمہ: ایسا عقد جس میں مہر معین ہوتا ہے اور مدت معین ہوتی ہے مدت مقررہ گزرنے کے بعد عورت بائنہ ہو جاتی ہے طلاق کی ضرورت نہیں ہوتی مگر استقرار حمل سے رحم کی صفائی دیکھنے کے لئے ایک حیض کا انتظار کرنا ضروری ہے اگر مدت کے اندر زوجین میں سے کوئی مر جائے تو ایک کو دوسرے کی میراث بھی نہیں ملتی اس عقد کرنے والوں پر نہ زوج کا اطلاق ہوتا ہے نہ زوجہ کا (یعنی یہ میاں بی بی نہیں ہوتے)۔"

کنزالدقائق کی شرح النہر الفائق میں ہے کہ:

"وهو أن يقول لامرأة: أتمتع بك مدة بكذا من المال"

"ترجمہ: نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ میں تجھ سے اتنی مدت کے لئے اتنے مال کے عوض نکاح کرتا ہوں۔" 3 (عمر بن ابراہیم، س ن، ج: ۲، ص: ۲۰۰)

اسی طرح الہدایہ کی شرح البنایہ کے مولف اس لفظ کے اصطلاحی معنی کے بارے مین بہت ہی مختصر انداز میں لکھتے ہیں:

"هو النكاح إلى أجل"

"ترجمہ: ایک خاص مدت تک نکاح کرنے کو متعہ کہتے ہیں۔" 4 (عینی، س ن، ج: ۸، ص: ۱۹۳)

جبکہ صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وهو أن يقول لامرأة أتمتع بك كذا مدة بكذا من المال۔" 5 (مرغینانی، س ن، ج ۲ ص ۲۹۲)

"ترجمہ: وہ یہ کہ کوئی مرد کسی عورت سے یہ کہے کہ میں تجھ سے جنسی فائدے اتنے مدت کے لئے اتنے مال کے عوض لیتا ہوں۔"

دراصل متعہ کا پس منظر یہ ہے کہ عرب میں جہالیت کے زمانے میں جب لوگ اپنے شہر سے باہر جاتے تھے تو وہاں اگر ان کا قیام بہت زیادہ ہوتا تھا تو وہ لوگ عورتوں سے اجورے پر مقرر مدت تک فائدہ لیتے تھے جسے متعہ کہا جاتا ہے، دور جہالیت میں متعہ کا رواج عام تھا بہت سے ایسے مثال موجود ہیں اور تاریخی اور روایات احادیث سے اس بات میں زرہ سا شک نہیں رہتا کہ متعہ عام تھا اور عام طور پر کیا جاتا تھا صرف

عرب میں نہیں دوسری علاقوں میں بھی اس قسم کی رسم عام تھی جیسے ہندستان ایران روم وغیرہ،اسلام نے بھی ابتدائی زمانے میں اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا بعد میں آہستہ آہستہ اس کی تحریم کی تاکید فرمائی۔

نکاح متعہ کے منکرین کے دلائل:

اہل سنت کے نزدیک ''متعہ'' نکاح کی جائز صورت نہیں ہے اور مستند روایات کے مطابق جناب نبی اکرمؐ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر اسے ممنوع قرار دے دیا تھااور اس پر صحابہ کرام رحمہ اللہ علیہ کا اجماع ہے۔ چنانچہ وقت مقرر کر کے کیا جانے والا نکاح اہل سنت کے ہاں زنا شمار ہوتا ہے۔

اہلسنت والجماعت کا موقف یہ ہے کہ نکاحِ متعہ بھی انہی چیزوں میں سے ہے، جنہیں اسلام نے اصلاحِ معاشرہ کی خاطر ابدی طور پر حرام قرار دے دیا ہے۔ جیسے شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے عہدِ رسالت میں شراب پی جاتی رہی،اسی طرح تدریجی حکمتِ عملی کے تحت عہد نبوی میں نکاحِ متعہ بھی ایک وقت تک جائز رہا، لیکن پھر اسے قیامت تک کے لیے حرام قرار دے دیا گیا، قاضی صاحب اس حوالے سے لکھتے ہیں:[6](پانی پتی،۱۴۱۲ھ،ج:۲،ص:۷۵)

"ترجمہ: مسلم (رح) نے راوی مذکور کا بیان بھی نقل کیا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم کو متعہ کی اجازت دے دی تھی اس لئے میں اور ایک اور آدمی ایک عامر یہ عورت کے پاس گئے عورت جوان اور صراحی گردن تھی (یعنی کسی قدر دراز قامت تھی) ہم دونوں نے اس سے درپردہ درخواست کی' اس نے مجھ سے کہا تم مجھے کیا دو گے میں نے کہا اپنی چادر پیش کروں گا میرے ساتھی نے بھی اپنی چادر کی پیش کش کی اس کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس سے اچھا جوان تھا عورت نے میرے ساتھی کی چادر دیکھ کر پسند کی اور جب مجھے دیکھا تو مجھے پسند کیا پھر کہنے لگی تیری چادر میرے لئے کافی ہے تو مجھے پسند ہے چنانچہ میں اس کے ساتھ تین شب رہا اس کے بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس کسی کے پاس کوئی متعہ والی عورت ہو وہ اس کو چھوڑ دے"

اس کے بعد ایک اور روایت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انه خطب عمر فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذن لنا فی المتعة ثلاثا ثم حرّمها والله لو اعلم أحدا تمتع وهو محصن الا رجمته بالحجارة وفی روایة خطب عمر فقال ما بال رجال ینکحون هذه المتعة وقد نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عنها لا اوتی أحد نکحها الا رجمته"[7](پانی پتی،۱۴۱۲ھ،ج۔۲،۲۹۹)

"ترجمہ: حضرت عمر نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین روز تک متعہ کی اجازت ہم کو دے رکھی تھی پھر حرام فرما دیا اب اگر میں کسی کو متعہ کئے ہوئے پاؤں گا تو خدا کی قسم پتھر مار مار کر اس کو ہلاک کر دوں گا بشرطیکہ وہ شادی شدہ ہو۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت عمر (رض) نے خطبہ دیا اور فرمایا لوگ عقد متعہ کیوں کرتے ہیں' حالانکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی ممانعت فرما دی تھی اگر کسی نے متعہ کیا ہو گا اور میرے پاس اس کو لایا جائے گا تو میں ضرور اس کو سنگسار کر دوں گا۔"

اس کے بعد اب جس طرح کسی مسلمان کا شراب کی حرمت سے پہلے تک کے عہدِ رسالت میں صحابہ کرام کے شراب پینے کے واقعات کو دلیل بنا کر شراب کو حلال قرار دینا جائز نہیں، اسی طرح کسی مسلمان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ حرمتِ متعہ سے پہلے پیش آنے والے عہدِ نبوی کے واقعات کو دلیل بناتے ہوئے اب بھی نکاحِ متعہ کے جواز پر اصرار کرے۔

نکاحِ متعہ کے فرد اور معاشرے پر نہایت مضر اثرات تھے، جن کی بنا پر اسے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا۔ اس کے مقابلے میں شرعی نکاح کو رائج کیا گیا، جو مفاسد سے بالکل خالی اور فرد و معاشرے کے لیے بے شمار فوائد کا حامل ہے۔

متعہ کی حرمت فقہاء کی عبارات سے:

متعہ کے حرمت کے بارے میں فقہاء کرم کی عبارات بہت ہی زیادہ ہے یہاں پر صرف چند ایک پیش خدمت ہے، علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وبطل نكاح متعة ومؤقت"[8] (شامی ۱۴۱۲ھ، ج:۳، ص:۵۱)

"ترجمہ: نکاح متعہ اور موقت دونوں باطل ہیں"

کنزالدقائق کی شرح النہرالفائق میں ہے کہ:

"وبطل نكاح المتعة وهو: أن يقول لامرأة: أتمتع بك مدة بكذا من المال"[9] (عمر بن ابراہیم، س ن، ج۵۲، ص۲۰۰)

"ترجمہ: نکاح متعہ باطل ہے، نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ میں تجھ سے اتنی مدت کے لئے اتنی رقم کے عوض نکاح کرتا ہوں۔"

اسی سے ملت جلتی عبارت علامہ مرغینانی صاحب الہدایہ کی ہے، جس میں فرماتے ہیں کہ:

"ونكاح المتعة باطل" وهو أن يقول لامرأة أتمتع بك كذا مدة بكذا من المال"[10] (مرغینانی، س ن، ج۲، ص۲۹۲)

"ترجمہ: نکاح متعہ باطل ہے، نکاح متعہ کی صورت یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ میں تجھ سے اتنی مدت کے لئے اتنی رقم کے عوض نکاح کرتا ہوں"

خلاصہ کلام یہ کہ فقہاء کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے نکاح متعہ حرام ہے، یہ کچھ عبارات ہم نے بطور اختصار نقل کئے ورنہ ان جیسے دیگر عبارات بہت ساری ہیں مگر ہم نے یہاں بطور نمونہ کچھ ہی عبارات پر اکتفاء کیا۔

متعہ کی حرمت قرآن سے:

قرآن کریم میں متعہ سے متعلق کوئی صریح آیت کریمہ نہیں ہے، بلکہ وہ عمومی آیات جن سے مروجہ نکاح شرعی کی اثبات یا دیگر انکحہ اور زنا کی ممانعت معلوم ہوتی ہے ان کو بیان کیا جائیگا، جیسا کہ سورت المومنون کے شروع میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

"وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ "[11] (سورت

المؤمنون ۲۳ : ۵-۷)

"ترجمہ: اور وہ لوگ (مؤمن ہیں)، جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں کے۔ ایسے لوگ ملامت نہیں کیے جائیں گے۔ لیکن جو لوگ اس کے علاوہ کچھ تلاش کریں، وہ زیادتی کے مرتکب ہیں"

اس آیت کی تفسیر میں قاضی ثناءاللہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

"حرمت متعہ کا ثبوت اس آیت سے ہوتا ہے اللہ نے فرمایا ہے: وَالَّذِيْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حَافِظُوْنَ الاَّ عَلٰی اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰئکَ ہُمُ الْعَادُوْنَ" (سورت المؤمنون ۲۳ : ۵-۷)

"ترجمہ: متعہ والی عورت کو بیوی نہیں کہا جاتا اور نہ وہ مملوکہ ہے اسی لئے متعہ کرنے والے اور عورت میں سلسلۂ توارث قائم نہیں۔"12 (پانی پتی، ۱۴۱۲ھ، ج: ۲، ص: ۲۹۹)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بیوی اور لونڈی کے علاوہ کسی سے جنسی تعلق رکھنا جائز نہیں، جس عورت سے متعہ کیا جاتا ہے، وہ مرد کی نہ بیوی ہوتی ہے نہ لونڈی، لہٰذا متعہ حرام ہے۔

آیت کریمہ سے یہ استدلال اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا ہے چنانچہ جب آپ رحمہ اللہ علیہ سے ابن ابوملیکہ رحمہ اللہ نے متعہ کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

"بَیْنِی وَبَیْنَکُمْ کِتَابُ اللهِ، قَالَ: وَقَرَأَتْ ہٰذِہِ الْآیَۃَ: وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حَافِظُوْنَ"13 (بیہقی، ۲۰۱۷ء، ج: ۷، ص: ۲۰۷)

"ترجمہ: میرے اور تمہارے مابین اللہ کی کتاب سے فیصلہ ہو گا۔ انہوں نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی: وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حَافِظُوْنَ، مؤمن وہ ہیں جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

اسی طرح سورت النور میں فرمانِ الٰہی ہے:

"وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ"14 (سورت النور ۲۴: ۳۳)

"ترجمہ: اور جو لوگ نکاح (کے لیے مالی استطاعت) نہیں پاتے، وہ اپنی عزت کی حفاظت کریں، حتی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔"

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں الکیاالہراسی کے نام سے معروف، مفسر وفقیہ، ابوالحسن علی بن محمد طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَمَرَہُمْ بِالتَّعَفُّفِ عِنْدَ تَعَذُّرِ النِّکَاحِ عَمَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی، وَذٰلِکَ عَلَی الْوُجُوبِ، وَفِیہِ دَلِیلٌ عَلٰی أَنَّ إِبَاحَۃَ الِاسْتِمْتَاعِ مَوْقُوفَۃٌ عَلَی النِّکَاحِ، وَلِذٰلِکَ یُحَرِّمُ مَا عَدَاہُ، وَلَا یُفْہَمُ مِنْہُ التَّحْرِیمُ بِمِلْکِ الْیَمِینِ، لِأَنَّ مَنْ لَّا یَقْدِرُ عَلَی النِّکَاحِ لِعَدَمِ الْمَالِ لَا یَقْدِرُ عَلٰی شِرَاءِ الْجَارِیَۃِ غَالِبًا، وَفِیہِ دَلِیلٌ عَلٰی بُطْلَانِ نِکَاحِ الْمُتْعَۃِ، وَدَلِیلٌ عَلٰی تَحْرِیمِ الِاسْتِمْنَاءِ"15 (الکیاالہراسی، طبری، علی بن محمد، ج: ۴، ص: ۳۱۳، ۳۱۴)

"ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نکاح نہ ہو سکنے کی صورت میں جنسی تسکین کے حرام ذرائع سے منع فرمایا۔ یہ ممانعت وجوبی ہے۔ یہ آیتِ کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ جنسی تسکین کا جواز نکاح پر موقوف ہے، اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے باقی سارے ذرائع کو حرام قرار دے دیا

ہے۔ یاد رہے کہ اس آیت سے لونڈیوں کی حرمت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ (ان کا ذکر تو اس لیے نہیں کیا گیا کہ) جو شخص مال نہ ہونے کی وجہ سے نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، وہ عموماً لونڈی خریدنے پر بھی قادر نہیں ہوتا۔ یہ آیت نکاحِ متعہ کی حرمت پر بھی دلیل ہے اور اس سے مشت زنی کا حرام ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔"

ان قرآنی آیات کا ماحصل یہ ہے کہ شریعت میں مروج نکاح کے علاوہ باقی تمام انکحہ بشمول نکاح متعہ کے حرام ہے۔

متعہ حرمت کی احادیث سے:

علماء کے اقوال و آراء سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاحِ متعہ پہلی دفعہ غزوۂ خیبر میں منع ہوا تھا، پھر فتح مکہ کے موقع پر تین دن تک اس کی اجازت دی، پھر قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا، غزوۂ خیبر کے موقع پر ممانعت کی حدیث میں کچھ اس طرح وارد ہوا ہے:

"عَنْ عَلِيِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ." 16 (بخاری، کتاب النکاح، باب غزوة خیبر، ح: ۴۲۱۶، ج: ۲، ص: ۷۶۲)

"ترجمہ: علی بن ابی طالب رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے نکاحِ متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔"

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں حضرت علی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ عَلِيًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ" 17 (بخاری، کتاب النکاح، بَابُ نَهْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ آخِرًا: ح: ۵۱۱۵، ج: ۲، ص: ۷۶۲)

"ترجمہ: حضرت علی رحمہ اللہ علیہ اور ابن عباس رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا تھا۔"

مسلم کی روایت کچھ اس طرح ہے:

"ان علیا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ، فَقَالَ: مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔" 18 (قشیری، کتاب النکاح، باب نکاح المتعہ، ح: ۱۴۰۷، ج: ۱ ص: ۴۵۰)

"ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو عورتوں سے متعہ کرنے کے بارے میں نرم بات کرتے سنا، تو فرمایا: ابن عباس! اس فتوے سے رُک جاؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن نکاحِ متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔"

متعہ کے حوالے سے اور بھی بہت سارے احادیث وارد ہوئے ہیں مگر یہاں سیدنا علی رحمہ اللہ علیہ اور ابن عباس رحمہ اللہ علیہ کی ان احادیث کا تذکرہ کرنا جو متعہ سے متعلق ہوں اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک طرف تو شیعہ حضرات علی رحمہ اللہ علیہ کو اپنا مقتداء تسلیم کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ علیہ کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ متعہ کے جواز کے قائل تھے جس پر تفصیلی گفتگو آئندہ

سطور میں کیا جائیگا،ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ حرام اور ناجائز ہے۔

متعہ کی حرمت اجماع سے:

امتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں نکاحِ متعہ تا قیامت حرام ہو چکا ہے، جیسا کہ تفسیر مظہری میں قاضی صاحب فرماتے ہیں:

"والإجماع انعقد على عدم جواز المتعة وتحريمها لا خلاف فى ذلك فى علماء الأمصار الا من طائفة من الشيعة۔ "19ے (پانی پتی ،۱۴۱۲ھ،ج:۲،ص:۷٦)

"متعہ کے ناجائز اور حرام ہونے پر اجماع ہو چکا ہے سوائے شیعہ کے اور کوئی اس کی حلت کا قائل نہیں۔"

حافظ، عبد الرحمن بن علی، ابن الجوزی رحمہ اللہ اس اجماع کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:

"فَقَدْ وَقَعَ الْإِتِّفَاقُ عَلَى النَّسْخِ۔"20ے (ابن جوزی ،س ن ،ج۱،ص۱۴٦)

"ترجمہ: نکاحِ متعہ کے منسوخ ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔"

مشہور مفسر، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد، قرطبّی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فَانْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلَى تَحْرِيمِهَا۔"21ے (قرطبی ،۱۳۸۴ء،ج۵،ص۱۳۳)

"ترجمہ: نکاحِ متعہ کو حرام قرار دینے پر مسلمانوں کا اجماع ہو گیا ہے۔"

امام، ابو جعفر، احمد بن محمد بن سلامہ، طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی موجودگی میں عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔ان میں سے کسی ایک نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سب صحابہ کرام متعہ سے منع کرنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہمنوا تھے۔صحابہ کرام]کا یہ اجماع متعہ کے منسوخ ہونے کی دلیل و برہان ہے۔"22ے (الطحاوی،۱۴۱۴ھ،ج:۳،ص:۲٦)

امام ابو عُبَید، قاسم بن سلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

": ترجمہ :آج مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں سے نکاحِ متعہ کو منسوخ کر کے حرام کر دیا گیا ہے۔کتاب وسنت نے اسے منسوخ کیا ہے۔کوئی ایک بھی ایسے صحابی معلوم نہیں ہوئے، جو نکاحِ متعہ کی رخصت دیتے ہوں، سوائے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کہ اس کے جواز پر ان کا مشہور فتویٰ تھا۔پھر ہم تک یہ بات بھی پہنچ گئی کہ (حق معلوم ہونے پر)انہوں نے اپنے اس فتوے سے رجوع فرمالیا تھا۔"23ے(القاسم بن سلاؔم،۱۴۱۸ھ،ص:۸۰)

امام ابو عبید رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"اس دور میں اہل عراق، اہل حجاز اور اہل شام، نیز اصحاب الحدیث واصحاب الرائے وغیرہ سب اہل علم کا اتفاقی فتویٰ یہی ہے کہ کسی کو کوئی

مجبوری ہو یا نہ ہو، نکاحِ متعہ کی اجازت نہیں، نیز یہ منسوخ اور حرام ہے، جیسا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت کر دیا ہے"24ے(القاسم بن سلاّم،۱۴۱۸ھ، ص: ۸۲)

حافظ ابو محمدحسین بن مسعودبغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءعَلٰی تَحْرِیمِ نِکَاحِ الْمُتْعَۃِ،وَہُوَکَالْإِجْمَاعِ بَیْنَ الْمُسْلِمِینَ"25ے(بغوی ، ۱۴۰۳ھ، ج:۹،ص:۱۰۰)

"ترجمہ: علماء کرام کا نکاحِ متعہ کو حرام قرار دینے پر اتفاق ہے۔ یہ مسلمانوں کا ایک اجماع ہی ہے۔"

امام مالک رحمہ اللہ علیہ اور جواز متعہ :

یہاں بطور خاص یہ بات سامنے آتی ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ علیہ کا جواز کا قائل ہونا اس بات پر دال ہے کہ اجماع نہیں ہے جس رح کہ علامہ مرغینانی رحمہ اللہ علیہ امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے قول کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

"وقال مالك هو جائز لأنه كان مباحا فيبقى إلى أن يظهر ناسخه۔"26ے(مرغینانی ،س ن،ج۲،ص۲۹۲)

"ترجمہ: متعہ کے چونکہ مباح ہے اور اس کے نسخ کی کوئی دلیل نہیں لہذا امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ متعہ جائز ہے۔"

در حقیقت یہ صاحب ہدایہ کی تسامح ہے، شراح ہدایہ نے اس کی کئی جوابات بھی دیے ہیں مگر یہاں مختصر طور پر ایک ہی جواب کافی ہے، عنایہ شرح الہدایہ میں منقول ہے کہ :

"وَقِيلَ فِي نِسْبَةِ جَوَازِ الْمُتْعَةِ إلَى مَالِكٍ نَظَرٌ لِأَنَّهُ رَوَى الْحَدِيثَ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ» . وَقَالَ فِي الْمُدَوَّنَةِ: وَلَا يَجُوزُ النِّكَاحُ إلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ وَإِنْ سَمَّى صَدَاقًا وَهَذِهِ الْمُتْعَةُ"27ے(محمد بن محمد،س ن،ج: ۳ص:۲۴۸)

"ترجمہ: علماء کرام نے فرمایا کہ امام مالک رحمہ اللہ علیہ کی طرف جواز متعہ کو منسوب کرنا قابل نظر ہے، کیونکہ ایک تو موطا میں امام مالک رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ دوسری بات یہ کہ مدونہ الکبری میں بھی امام مالک رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریب یا بعید مدت کے نکاح کرنا جائز نہیں اگرچہ اس میں مہر کا ذکر کیوں نہ ہوا ہو اور اسی کو متعہ کہتے ہیں۔"

صاحب العنایہ کے اس قول اور توجہ کے بعد کسی اور توجہ کی کوئی ضرورت نہیں، اسی سے معلوم ہوا کہ اجماع قائم ہے۔

عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ علیہ اور جواز متعہ :

البتہ بعض لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اخیر تک حلت متعہ کے قائل تھے، جس سے اجماع نہ رہا، جس طرح کہ کچھ حضرات تفسیر مظہری میں ابن عباس رحمہ اللہ علیہ کا قول بطور استدلال پیش کرتے ہیں:

"سئل ابن عباس عن المتعة أسفاح هى أم نكاح قال لا نكاح ولا سفاح قيل فما هى قال المتعة كما قال الله تعالى قلت وهل عليها حيضة قال نعم قلت ويتوارثان قال لا"28ے(پانی پتی، ۱۴۱۲ھ،ج:۲،ص:۷۷)

"ترجمہ: حضرت ابن عباس (رض) سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا کہ یہ نکاح ہے یا زنا 'فرمایا نہ نکاح نہ زنا۔ دریافت کیا گیا پھر کیا ہے؟ فرمایا یہ ویسا ہی ہے جیسا اللہ نے فرمادیا ہے دریافت کیا گیا کیا اس کی عدت کے لئے حیض آنے کی ضرورت ہے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا کہ متعہ کرنے والے مرد وعورت باہم وارث ہوں گے فرمایا نہیں"

یہ بھی ناواقفیت کی دلیل ہے، کیونکہ تفسیر مظہری میں قاضی صاحب نے ابن عباس کا یہ قول ذکر کرنے کے بعد یہ بھی کہا:

" ما مات ابن عباس حتى رجع عن فتواه بحل المتعة وكذا۔"29 (پانی پتی، ۱۴۱۲ھ، ج: ۲، ص: ۷۶)

"ترجمہ: انتقال سے پہلے حضرت ابن عباس (رض) نے حلت کے فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا۔"

ابن عباس پہلے جواز کے قائل تھے جب علی رحمہ اللہ علیہ نے سمجھایا تو پھر حرمت کے قائل ہو گئے جس طرح کہ علامہ کاسانی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"أَنَّ سَيِّدَنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - وَهُوَ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْمُتْعَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ فَرَجَعَ ابْنُ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ۔"30 (کاسانی، ۱۴۰۶ھ، ج:۵، ص:۳۷)

"ترجمہ: سیدنا علی رحمہ اللہ علیہ نے ابن عباس رحمہ اللہ علیہ سے فرمایا جبکہ ابن عباس متعہ کے جواز کے بارے میں فتوی دے رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا، تو ابن عباس رحمہ اللہ علیہ نے اپنے قول سے رجوع فرمایا۔"

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ:

"وابن عباس رضی اللہ عنہما صح رجوعه إلى قولهم فتقرر الإجماع ."31 (مرغینانی، س ن، ج۲، ص۲۹۲)

"ترجمہ: ابن عباس رحمہ اللہ علیہ کا رجوع صحیح روایت کے ساتھ موجود ہے، لہذا اجماع قائم رہا ہے۔"

علاوہ ازیں اور مرویات بھی موجود ہیں جن کا ماقبل میں ہم نے تذکرہ کیا جس میں عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ متعہ حرام ہے، یہاں ہم ان کا اعادہ واپس نہیں کرتے ہیں تاکہ مقالہ طویل نہ ہو جائے۔

ان اقوال سلف کا نتیجہ یہ نکلا کہ متعہ کی حرمت کسی ایک دو بندوں کا قول نہیں بلکہ علماء محدثین وفقہاء امت کے ساتھ ساتھ مفسرین کا بھی اجماع ہے، جس کے خلاف کرنا یقیناً گناہ ہے۔

نکاح متعہ کے قائلین کے دلائل اور ان کے دلائل کے جوابات:

متعہ کے جواز کے قائل حضرات میں اہم مذہب شیعہ حضرات کا ہے، اور وہ آج تک متعہ کرتے رہتے ہیں، عام طور پر شیعہ سورت نساء کی آیت ۲۴ کو اپنا مستدل بناتے ہیں:

"وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ

مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا۔"32 (سورۃ النساء:۴:۲۴)

"ترجمہ: اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آجائیں (یہ حکم) خدا نے تم کو لکھ دیا ہے اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کرلو بشر طیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کر وان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کر دو اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے"

ان حضرات کی ایک دلیل صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے:

"عن ابن محيريز أنه قال دخلت أنا وأبو صرمة على أبى سعيد الخدرى فسأله أبو صرمة فقال يا أبا سعيد هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر العزل فقال نعم غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة بلمصطلق فسبينا كرائم العرب فطالت علينا العزبة ورغبنا فى الفداء فأردنا أن نستمتع ونعزل فقلنا نفعل ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا لا نسأله فسألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا عليكم أن لا تفعلوا ما كتب الله خلق نسمة هى كائنة إلى يوم القيامة إلا ستكون." 33 (قشيرى ،كتاب النكاح باب حكم عزل، ج: ٢، ص:٣٣)

"ترجمہ: حضرت ابو سعید الخدری نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا بنی مصطلق میں اور عرب کی بڑی بڑی عمدہ عورتین کو ہم نے قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی کہ ہم نے ان عورتوں کے بدلے میں کفار سے کچھ مال لیں اور ارادہ کیا ہم ان سے نفع بھی اٹھائیں اقر عزل کریں تاکہ حمل نہ ہو پھر ہم نے کہا کہ ہم عزل کرتے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیاں موجود ہیں ہم ان سے پوچھیں کیا بات ہے پھر ہم نے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تم اگر نہ کرو تو بھی حرج نہیں اور اللہ تعالی جس روح کو پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہو گی۔"

جہاں تک بات ہے آیت کریمہ کا تو شیعہ حضرات کا اس آیت سے استدلال نہایت ہی کمزور ہے،اس کی کمزوری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قاضی صاحب فرماتے ہیں:

"قال جماعة المراد بالاستمتاع عقد المتعة"34 (پانی پتی ،۱۴۱۲ھ،ج:۲،ص:۲۶۵)

"ایک جماعت کا خیال ہے کہ اس آیت میں عقد معتہ مراد ہے۔"

جماعت سے مراد اہل تشیع ہیں، مگر نام کا ذکر نہ کرنا اس کی کمزوری پر متنبہ کرنا ہے،ان کے اس مغالطے کی حل بہتر انداز میں مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ علیہ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

اس آیت میں استمتاع سے بیویوں سے ہمبستر ہونا اور وطی کرنا مراد ہے، اگر محض نکاح ہو جائے اور رخصتی نہ ہو اور شوہر کو استمتاع کا موقع نہ ملے، بلکہ وہ اس سے پہلے ہی طلاق دیدے تو آدھا مہر واجب ہوتا ہے اور اگر استمتاع کا موقع مل جائے تو پورا مہر واجب ہو جاتا ہے، اس آیت میں خصوصی توجہ دلائی ہے کہ جب کسی عورت سے استمتاع کر لیا تو اس کا مہر دینا ہر طرح سے واجب ہو گیا، اس میں کوتاہی کرنا شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے اور انسانی غیرت کا بھی یہ تقاضا ہے کہ جب نکاح کا مقصد حاصل ہو گیا تو بیوی کے حق میں کوتاہی اور ٹال مٹول نہ ہو.

البتہ شریعت عورت کو یہ حق بھی دیتی ہے کہ مہر اگر معجل ہے تو مہر کی وصولی تک وہ شوہر کے پاس جانے سے انکار کر سکتی ہے۔

حرمت متعہ: لفظ استمتاع کا مادہ، م، ت، ع ہے، جس کے معنی کسی فائدہ کے حاصل ہونے کے ہیں، کسی شخص سے یا مال سے کوئی فائدہ حاصل کیا تو اس کو استمتاع کہتے ہیں، عربی قواعد کی رو سے کسی کلمہ کے مادہ میں سا ورت کا اضافہ کر دینے سے طلب و حصول کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اس لغوی تحقیق کی بنیاد پر فما استمتعتم کا سیدھا مطلب پوری امت کے نزدیک خلفاً عن سلف وہی ہے، جو ہم نے ابھی اوپر بیان کیا ہے، لیکن ایک فرقہ کا کہنا ہے کہ اس سے اصطلاحی متعہ مراد ہے اور ان لوگوں کے نزدیک یہ آیت متعہ حلال ہونے کی دلیل ہے، حالانکہ متعہ جس کو کہتے ہیں اس کی صاف تردید قرآن کریم کی آیت بالا میں لفظ محصنین غیر مسافحین سے ہو رہی ہے۔35 (عثمانی، ۱۹۸۷ء، ج: ۲، ص: ۲۹۹)

متعہ اصطلاحی جس کے جواز کا شیعہ مذہب قائل ہے یہ ہے کہ ایک مرد کسی عورت سے یوں کہے کہ اتنے دن کے لئے اتنے پیسے فلاں جنس کے عوض میں تم سے متعہ کرتا ہوں، متعہ اصطلاحی کا اس آیت سے کوئی تعلق نہیں ہے، محض مادہ اشتقاق کو دیکھ کر یہ فرقہ مدعی ہے کہ آیت سے حلت متعہ کا ثبوت ہو رہا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ جب دوسرے معنی بھی کم از کم متحمل ہے (گو ہمارے نزدیک متعین ہے) تو ثبوت کا کیا راستہ ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن مجید نے محرکات کا ذکر فرما کر یوں فرمایا ہے کہ ان کے علاوہ اپنے اصول کے ذریعے حلال عورتیں تلاش کرو، اس حال میں کہ پانی بہانے والے نہ ہوں یعنی محض شہوت رانی مقصود نہ ہو اور ساتھ ہی ساتھ محصنین کی بھی قید لگائی ہے، یعنی یہ کہ عفت کا دھیان رکھنے والے ہوں........ متعہ چونکہ مخصوص وقت کے لئے کیا جاتا ہے، اس لئے اس میں نہ حصول اولاد مقصود ہوتا ہے، نہ گھر بار بسانا اور نہ عفت و عصمت اور اسی لیے جس عورت سے متعہ کیا جائے اس کو فریق مخالف زوجہ وارثہ بھی قرار نہیں دیتا اور اس کو ازواج معروفہ کی گنتی میں بھی شمار نہیں کرتا. اور چونکہ مقصد محض قضاء شہوت ہے، اس لئے مرد و عورت عارضی طور پر نئے نئے جوڑے تلاش کرتے رہتے ہیں جب یہ صورت ہے تو متعہ عفت و عصمت کا ضامن نہیں بلکہ دشمن ہے۔

دوم: اس آیت سے پہلی آیت ۲۳ میں ان عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے آپ نکاح نہیں کر سکتے ہیں پھر اس آیت ۲۴ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کی نیت احصان کرنے کی ہو صرف شہوت پوری کرنا مقصود نہیں ہو اسی آیت میں الفاظ محصنین اور غیر مسافحین اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ یہ آیت متعہ کے لئے ہے، یہی بات علامہ قرطبیؒ اپنی تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں:

"وَلَا يَجُوزُ أَنْ تُحْمَلَ الْآيَةُ عَلَى جَوَازِ الْمُتْعَةِ،لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَحَرَّمَهُ،وَلِأَنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ:{فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ}، وَمَعْلُومٌ أَنَّ النِّكَاحَ بِإِذْنِ الْأَهْلِينَ هُوَ النِّكَاحُ الشَّرْعِيُّ بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ،وَنِكَاحُ الْمُتْعَةِ لَيْسَ كَذَلِكَ"36 (قرطبی، ۱۳۸۴ء، ج:۵، ص: ۱۲۹)

"اس آیتِ کریمہ سے متعہ کا جواز کشید کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ متعہ سے منع فرمادیا ہے اور اسے حرام قرار دے دیا ہے، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے (اس سے اگلی آیت میں) ارشاد فرمایا: فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ (تم ان عورتوں سے ان کے گھر والوں کی اجازت سے نکاح کرو) اور یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ عورت کے گھر والوں کی اجازت، یعنی ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں جو

نکاح ہوتا ہے، وہ نکاحِ شرعی ہی ہوتا ہے، نکاحِ متعہ کی صورت یہ نہیں ہوتی"

معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم سے نکاحِ متعہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا، بلکہ صرف نکاحِ شرعی کا اثبات ہوتا ہے۔

ان شیعہ حضرات کے متدل میں سے ایک وہ روایت ہے جس کا ہم تذکرہ اوپر کر چکے ،اس روایت میں شیعہ حضرات کو مظالگا ہے کیونکہ یہ عزل کی روایت ہے یہاں پر بھی لفظ استمتاع ہوا ہے لیکن یہاں اس کی معنی فائدہ اٹھانے کی ہیں نہ کہ نکاح متعہ کی جنگ ہاتھ آئی عورتیں جو کہ لونڈیاں تھیں اور پہلے سے ان کے لئے حلال تھیں وہاں عقد متع کی کیا ضرورت ہے۔

متعہ کے بارے میں پاکستان لاء کمیشن کی تجویز:

یہ متعہ کی تین الگ الگ صورتیں ہیں جو ہم نے فقہی اصطلاحات کی روشنی میں بیان کی ہیں۔اب پاکستان لاء کمیشن کی تجویز پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجیے۔ متعۃ الحج تو اس کے موضوع سے خارج ہے۔اس لیے باقی دو صورتوں یعنی متعۃا لنکاح اور متعۃالطلاق میں سے ہی کسی ایک پر اس تجویز کو محمول کیا جا سکتا ہے۔خدا نہ کرے کہ پاکستان لاء کمیشن کی مراد اس سے متعۃا لنکاح ہو کیونکہ یہ ایک نئے فتنے کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہو گا۔

اولاً اس لیے کہ پاکستان اہل سنت کی غالب اکثریت کا ملک ہے اور اہل سنت کے تمام فقہی مذاہب کے نزدیک نکاح متعہ قطعی طور پر حرام ہے۔

ثانیاً اس لیے کہ اگرچہ اہل تشیع اس کے جواز کے قائل ہیں مگر اس کے تلخ نتائج ان کی قیادت کی نظر سے بھی مخفی نہیں ہیں۔ چنانچہ آیت اللہ خمینی نے ایران میں بر سر اقتدار آنے کے بعد متعہ کی بعض صورتوں کو ممنوع قرار دے دیا تھا،ان کے بعد جناب رفسنجانی نے دوبارہ ان میں لچک پیدا کی ہے۔ حتیٰ کہ ۱۹۸۷ء میں ایران کے دورے کے موقع پر ایک وفد کے ہمراہ راقم الحروف نے مشہد میں جناب آیت اللہ شیرازی کا جمعہ کا خطبہ خود سنا جس میں انہوں نے متعہ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اصولاً یہ جائز ہے مگر جس طرح لونڈی کی شرعی شرائط آج کے دور میں نہیں پائی جاتیں اسی طرح متعہ کی سب شرائط بھی آج کے دور میں موجود نہیں ہیں۔اس لیے آج عملاً متعہ کی اجازت نہیں ہے۔

اور ثالثاً اگر آج کے ماحول میں تھوڑے سے معاوضہ پر مقرر وقت کے لیے کسی عورت کے ساتھ جنسی تعلق کا جواز قانوناً فراہم کر دیا جائے تو حرام کاری اور زنا کے بہت سے دروازے خود بخود کھل جائیں گے۔اور اس کے رسیا لوگوں کو اور کسی ''شیلٹر'' کی تلاش کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔37

(ابو عمار زاہد الراشدی، متعہ اور پاکستان لاء کمیشن، ۱۷جون ۱۹۹۹ء، روزنامہ اوصاف، اسلام آباد، ص: ۱۳)

حوالہ جات:

1۔ کیرانوی، رحمت اللہ: "اظہار الحق"، ۲۰۰۷، ص: ۱۴۲۵۔

2۔ قاضی ثناءاللہ، پانی پتی: "تذکرہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی"، ۱۴۱۲ھ، ج: ۲، ص: ۷۴۔

3۔ عمر بن ابراہیم: "کتاب نکاح"، س ن، ج: ۲، ص: ۲۰۰۔

4۔ علامہ عینی: "کتاب الفتاویٰ"، س ن، ج: ۸، ص: ۱۹۳۔

5۔ علامہ، مرغینانی: "الہدایہ فی فقہ الحنیفہ"، س ن، ج ۲ ص ۲۹۲۔

6۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی: "تذکرہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی"، ۱۴۱۲ھ، ج: ۲، ص: ۷۵۔

7۔ ایضا، ۱۴۱۲ھ، ج۔ ۲، ۲۹۹۔

8۔ عمر بن ابراہیم: "کتاب نکاح"، س ن، ج ۵۲، ص ۲۰۰۔

9۔ علامہ شامی: "تفسیر شامی"، ۱۴۱۲ھ، ج: ۳، ص: ۵۱۔

10۔ علامہ، مرغینانی: "الہدایہ"، س ن، ج ۲، ص ۲۹۲۔

11۔ سورت المؤمنون ۲۳: ۷-۵۔

12۔ قاضی ثناءاللہ، پانی پتی: "تذکرہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی"، ۱۴۱۲ھ، ج: ۲، ص: ۲۹۹۔

13۔ امام بیہقی: "فقہ الحنفی"، ۲۰۱۷ء، ج: ۷ ص: ۲۰۷۔

14۔ سورت النور ۲۴: ۳۳۔

15۔ طبری، ابن جریر: "تفسیر طبری"، ج: ۴، ص: ۳۱۳، ۳۱۴۔

16۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام: " صحیح بخاری"، کتاب ا لنکاح، باب غزوۃ خیبر، ح: ۴۲۱۶، ج: ۲، ص: ۷۶۷۔

17۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام: " صحیح بخاری"، کتاب ا لنکاح، بَابُ نَہی رَسُولِ اللہَ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ آخِرًا: ح: ۵۱۱۵، ج: ۲، ص: ۷۶۷۔

18۔ امام مسلم بن حجاج القشیری: " صحیح مسلم"، کتاب ا لنکاح، باب نکاح المتعہ، ح: ۱۴۰۷، ج: ۱ص: ۴۵۰۔

19۔ قاضی ثناءاللہ، پانی پتی: "تذکرہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی"، ۱۴۱۲ھ، ج: ۲، ص: ۷۶۔

20۔ امام ابن جوزی: "زادالمیسر فی علم التفسیر"، س ن، ج ۱، ص ۱۴۶۔

21۔ علامہ، قرطبیؒ: "الجامع الاحکام القرآن، "۱۳۸۴ء، ج ۵، ص ۱۳۳۔

22۔ الطحاوی: "شرح معانی الاثار"، ۱۴۱۴ھ، ج: ۳، ص: ۲۶۔

23۔ القاسم بن سلاّم: "کتاب الاموال"، ۱۴۱۸ھ، ص: ۸۰۔

24۔ ایضا، ۱۴۱۸ھ، ص: ۸۲۔

25۔ امام بغوی: "التفسیر المعروف بمعالم التنزیل"، ۱۴۰۳ھ، ج: ۹، ص: ۱۰۰۔

26۔ علامہ، مرغینانی: "الہدایہ فی فقہ الحنیفہ"، س ن، ج ۲، ص ۲۹۲۔

27۔ محمد بن محمد: "المبسوط"، س ن، ج: ۳ص: ۲۴۸۔

28۔ قاضی ثناءاللہ، پانی پتی: "تذکرہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی"، ۱۴۱۲ھ، ج: ۲، ص: ۷۷۔

29۔ ایضا، ۱۴۱۲اھ، ج: ۲، ص: ۷۶۔

30۔ علامہ کاسانی: "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع"، ۱۴۰۶ھ، ج: ۵، ص: ۳۷۔

31۔علامہ، مرغینانی: "الهدایہ فی فقہ الحنیفہ"، س ن، ج ۲، ص ۲۹۲۔

32۔سورۃ النساء: ۴: ۲۴۔

33۔امام مسلم بن حجاج القشیری: " صحیح مسلم"، کتاب ا لنکاح باب حکم عزل، ج: ۲، ص: ۳۳۔

34۔پانی پتی، قاضی ثناءاللہ: "تذکرہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی"، ۱۴۱۲ھ، ج: ۲، ص: ۲۶۵۔

35۔شبیر احمد عثمانی: "تفسیر عثمانی"، ۱۹۸۷ء، ج: ۲، ص: ۲۹۹۔

36۔علامہ، قرطبیؒ: "تفسیر قرطبیؒ"، ۱۳۸۴ء، ج: ۵، ص: ۱۲۹۔

37۔ابو عمار زاہد الراشدی، متعہ اور پاکستان لاء کمیشن، ۱۷ جون ۱۹۹۹ء، روزنامہ اوصاف، اسلام آباد، ص: ۱۳۔

References

1. Kiranwi, Rahmatullah: "Izhar al-Haq", 2007, p: 1425.
2. Qazi Sanaullah, Pani Pati: "Tazikra Qazi Sanaullah Pani Pati", 1412 AH, Vol.2, p.74.
3. Umar bin Ibrahim: "Kitab Nikah", S.N., Vol.2, p.200.
4. Allama Aini: "Kitab al-Fatawa", Sun, Vol.: 8, p.: 193.
5. Allama, Marghinani: "Al-Hidayah fi Fiqh al-Hanaifah", Sun, Vol. 2, p. 292.
6. Qazi Sanaullah Panipati: "Tazikra Qazi Sanaullah Panipati", 1412 AH, Volume: 2, Page: 75.
7. Ibid, 1412 AH, Volume 2, 299.
8. Umar bin Ibrahim: "Kitab Nikah", Sun, Vol. 52, p. 200.
9. Allama Shami: "Tafseer Shami", 1412 AH, Volume: 3, Page: 51.
10. Allama, Murghinani: "Al Hidayah", S.N., Vol. 2, p. 292.
11. Surat al-Mu'minun 23: 7-5.
12. Qazi Sanaullah, Pani Pati: "Tazikra Qazi Sanaullah Pani Pati", 1412 AH, Volume: 2, Page: 299.
13. Imam Beyhaqi: "Fiqh al-Hanafi", 2017, Vol. 7, p. 207.
14. Surat Al-Nur 24: 33.
15. Tabari, Ibn Jarir: "Tafseer Tabari", Volume: 4, Pages: 313, 314.
16. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Imam: "Sahih Bukhari", Kitab al-Nikah, Chapter on the Battle of Khaybar, H: 4216, Vol. 2, p. 767.
17. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Imam: "Sahih Bukhari", Kitab al-Nikah, Chapter on the Prophet's Prohibition of Marriage by Free Will, H: 5115, Vol. 2, p. 767.
18. Imam Muslim bin Hajjaj al-Qushayri: "Sahih Muslim", Kitab al-Nikah, Chapter on the Free Will, H: 1407, Vol. 1, p. 450.
19. Qadi Sanaullah, Panipati: "Tazkirah Qadi Sanaullah Panipati", 1412 AH, Vol. 2, p. 76.
20. Imam Ibn Jawzi: "Zad al-Maysar fi 'Ilm al-Tafseer", S.N., vol. 1, p. 146.
21. Allamah Qurtubi: "Al-Jami' al-Ahkam al-Quran", 1384, vol. 5, p. 133.
22. Al-Tahawi: "Sharh Ma'ani al-Athar", 1414 AH, vol. 3, p. 26.
23. Al-Qasim bin Salam: "Kitab al-Amwal", 1418 AH, p. 80.
24. Idda, 1418 AH, p. 82.
25. Imam Baghwi: "Tafseer al-Ma'ruf bi'ma'lam al-Tanzeel", 1403 AH, vol. 9, p. 100.
26. Allamah Marghinani: "Al-Hidayah fi Fiqh al-Hanifa", S.N., vol. 2, p. 292.
27. Muhammad bin Muhammad: "Al-Mabsut", Sunan, Vol. 3, p. 248.
28. Qadi Sanaullah, Panipati: "Tazkirah Qadi Sanaullah Panipati", 1412 AH, Vol. 2, p. 77.
29. Iza, 1412 AH, Vol. 2, p. 76.
03. Allama Kasani: "Bada'i al-Sana'i fi Shardul al-Shari'a", 1406 AH, Vol. 5, p. 37.
31. Allama Marghinani: "Al-Hidayah fi Fiqh al-Hanifa", Sunan, Vol. 2, p. 292.
32. Surah An-Nisa: 24:4.

33. Imam Muslim bin Hajjaj al-Qushayri: "Sahih Muslim", Kitab al-Nikah, Chapter on the Rule of Dissolution of Marriage, Vol. 2, p. 33.
34. Panipati, Qazi Sanaullah: "Tazekrah Qazi Sanaullah Panipati", 1412 AH, Vol.2, p.265.
35. Shabbir Ahmed Usmani: "Tafseer Usmani", 1987, vol.2, p.299.
36. Allama, Qurtubi: "Tafseer Qurtubi", 1384 AD, Volume: 5, p: 129.
37. Abu Amar Zahid al-Rashidi, Muta and Pakistan Law Commission, June 17, 1999, Osaf daily, Islamabad, p. 13.